خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ
30- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 294 | ہفتہ 7 شعبان-1416ھ' 30 فتح 1374ھش' 30- دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدی کو حسن سے دور کرنے کی کوشش کرو

بدی دیکھو تو حسن سے اس بدی کو دور کرو۔ نفرت سے بدی کو دور کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ بدی تو ایک بدصورت اور بدزیب چیز ہے اس کا علاج حسن ہے۔ انتقامی جذبے کی تصویر ابھرتی ہے کہ اگر کسی ناک پر پھوڑا ہو تو انسان پھوڑے کا علاج کرنے کی بجائے ناک کو ہی کاٹ دے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ پھوڑے کے زخم کو بھرنے کی کوشش کی جائے اس کو کہتے ہیں نقص کو حسن سے بدلنے کی کوشش۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بھارت اور پاکستان کے احمدی دنیا کو انسانیت کی طرف بلانے کی جدوجہد شروع کریں

اگر دنیا اعلیٰ اخلاق کی طرف واپس نہ آئی تو ایک ہولناک تباہی سر پر آچکی ہے

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ایک سوچوتھے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے لئے لندن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا سیٹلائٹ کے ذریعے عالمی خطاب

قادیان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں 20 ممالک کے 6 ہزار افراد کی شمولیت

لندن: 26- دسمبر 1995ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بھارت اور پاکستان کے احمدیوں کو خصوصاً اور دنیا کے دیگر احمدیوں کو عموماً یہ تلقین فرمائی ہے کہ وہ دنیا کو انسانیت کی طرف بلانے کی ایک عالمی جدوجہد شروع کریں۔ آپ نے متنبہ فرمایا کہ اگر دنیا اعلیٰ اخلاق کی طرف واپس نہ آئی اور دنیا سے بدیوں کا خاتمہ نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگوں کے لئے شدید عذاب کی دردناک خبر بھی موجود ہے اور اگرچہ ایمان والوں کے لئے اس میں نجات کی خوشخبری بھی موجود ہے لیکن کوئی صاحب ایمان دنیا کے دکھ پر خوش نہیں رہ سکتا۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم دنیا کو جگائیں جھنجھوڑیں اور منتیں کرکے بھی ان کو راہ راست پر لائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ ارشادات قادیان میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ایک سوچوتھے جلسہ سالانہ کی رسمی افتتاحی تقریب میں اپنے خطاب میں فرمائے۔ اگرچہ قادیان میں جلسہ کی کارروائی آج صبح سے شروع ہو چکی تھی مگر وقت کے فرق کی وجہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس کی رسمی افتتاحی تقریب لندن کے وقت کے مطابق 10 بجے دن اور قادیان کے وقت کے مطابق اڑھائی بجے دن بیت الفضل لندن کے ہال میں منعقد فرمائی۔

حضرت صاحب نے خطاب کے آغاز میں قادیان کے جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افتتاحی اجلاس کی حاضری 6 ہزار ہے۔ جس میں 20 ممالک کے نمائندے شامل ہیں۔ جن بیرونی ممالک سے زائرین تشریف لائے ہیں ان میں برطانیہ' جرمنی' کینیڈا' امریکہ' انڈونیشیا' ماریشس' آسٹریلیا' سویڈن' ڈنمارک' ملائیشیا' ہالینڈ' جاپان' برما' بنگلہ دیش' پاکستان' نیپال' بھوٹان' جنوبی افریقہ اور دوبئی شامل ہیں۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آنے والوں کی تعداد 4 ہزار تھی۔ ہندوستان کی دو ٹی وی کمپنیوں جالندھر ٹی وی' اور زی ٹی وی کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ ایک سٹیٹ منسٹر بھی موجود تھے۔ چھ زبانوں میں تقاریر کا ساتھ ساتھ ترجمہ کرنے کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان میں انگریزی' جرمن' انڈونیشین' ملیالم' تامل' اور بنگلہ زبان شامل ہیں۔

ضمناً یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ڈش انٹینا پر اس خطاب کا رواں ترجمہ بھی 5 مختلف زبانوں میں ساتھ ساتھ ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔ یہ زبانیں انگریزی' عربی' بنگالی' فرنچ' اور ترکی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب پاکستان کے مطابق تین بج کر 38 منٹ پر شروع ہوا۔ اور پانچ بج کر 5 منٹ پر دعا کے ساتھ ختم ہوا اس طرح سے حضرت صاحب نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطاب میں خصوصاً ہندوستان کے لوگوں کو مخاطب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان اور بھارت دونوں غریب ممالک ہیں۔ حضرت صاحب نے دونوں ممالک کے بجٹ کے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا کہ کس طرح یہ غریب ممالک بڑی بھاری رقوم اپنے عوام کی غربت دور کرنے کی بجائے اسلحہ خریدنے پر صرف کر رہے ہیں جبکہ حالت یہ ہے کہ بھارت کے 30 سے 40 کروڑ افراد اور پاکستان کے 3 کروڑ افراد غربت کی انتہائی سطح سے نیچے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے پاکستان اور بھارت کے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ دونوں ممالک کے درمیان نفرتیں دور کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کریں چاہے اس کام کے لئے انہیں قربانی ہی دینی پڑے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مذہبی راہنماؤں پر زیادہ بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں مگر بدقسمتی سے مذہبی رہنما بھی شعلوں کو بجھانے کی کوشش نہیں کر رہے بلکہ آگ کو مزید بھڑکا رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے ضمناً ارشاد فرمایا کہ جو پاکستانی احمدی قادیان کے جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں ان سے یہ سوال کئے جائیں گے کہ پاکستان میں تم پر کیا ظلم ہو رہے ہیں۔ ایسا پوچھنے والے اگر انسانی ہمدردی کے نکتہ نظر سے یہ سوال کریں تو ان کی ہمدردی اور محبت کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاسکتا ہے لیکن اگر اس کا مقصد اپنی دشمنیاں پوری کرنا ہے تو ہمیں یہ ہمدردی بالکل قبول نہیں ہے۔ جہاں بھی کوئی قومی بدلے اتارنے کے لئے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کو استعمال کرے گا ہم ادب کے ساتھ ان سے معذرت کرلیں گے۔ ہم کسی بداخلاقی میں شامل نہیں ہو سکتے۔ ہم تو دنیا کو اخلاق سکھانے والے

باقی صفحہ 7 پر

مکرمی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

○ مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب لندن سے تحریر کرتے ہیں۔

آپ کے لئے دعا کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کا اخبار باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے بڑی ہمت اور جانفشانی سے اخبار کو جاری رکھا ہوا ہے بڑے قیمتی مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ پڑھ کر بڑا لطف آتا ہے۔

مکرمی بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔ براہِ کرم ان کی صحت یابی کے لئے اخبار الفضل میں دعا کی درخواست کردیں۔

مکرمی ڈاکٹر صاحب کی عام صحت بفضل تعالیٰ بہتر ہے۔ آپ کوئی ٹھوس غذا استعمال نہیں کر سکتے چونکہ ان کے نروس سسٹم NERVOUS SYSTEM میں کسی ٹھوس غذا کو Swallow کرنے یعنی نگلنے کی قوت بہت کم ہو گئی ہے اس لئے اب ان کو Jevity Liquid Food جو کہ باقاعدہ BALANCED VITAMIN LIQUID FOOD ہے۔ اس کی پانچ عدد 500 ML کی بوتلیں دی جا رہی ہیں جس کے استعمال سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چہرہ پر بشاشت اور رونق ہے۔

آپ اپنے کمرہ میں ہر آنے جانے والے کو پہچانتے ہیں دعا اور سلام لیتے ہیں توجہ سے دیکھتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں اپنے پاس بیٹھنے کو کہتے ہیں باتیں کم کرتے ہیں چونکہ بولنے کی دشواری محسوس کرتے ہیں۔ ان کو پارکنسن PARKINSON- کی سی مرض ہے جس کا کوئی خاطر خواہ علاج ابھی تک نہیں نکلا۔ مختلف قسم کی ادویات کا استعمال جاری ہے۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بڑے شوق اور ذوق سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اخبارات پڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ان کو اخبارات کی خبریں اور احباب جماعت کے خطوط بھی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں پاکستان کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

30- فتح 1374 ھش 30 - دسمبر 1995ء

نیا سال مبارک ہو

ایک دو روز میں نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ ہم ساری دنیا کو اس نئے سال کے آغاز میں مبارک باد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ سال پچھلے سال سے زیادہ بہتر ہو۔ ہماری زندگیوں کو زیادہ بابرکت بنائے۔ ہم پہلے سے زیادہ بہتر باتیں کریں۔ پہلے سے زیادہ بہتر کام کریں۔ گویا کہ ہمارے قول و فعل پہلے سے بہتر ہوں اور ہمیں پہلے سے زیادہ ترقیات نصیب ہوں۔ ایسی ترقیات جو فی الحقیقت بابرکت ہوں اور جو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں اور ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہوں۔ ہم اپنی اس دعا کے ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہیں گے کہ انسان اپنی زندگی کو خود سنوارتا اور بگاڑتا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ نتائج خدا تعالیٰ کی ذات پیدا کرتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے یہ بات انسان کے ہاتھ میں دے رکھی ہے کہ اگر وہ بہتر زندگی بسر کرنی چاہے تو بہتر کام کرے تو واقعی اس کی زندگی بہتر بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ جب تک لوگ اپنی حالت نہ بدلیں اللہ تعالیٰ ان کی حالت نہیں بدلتا۔

پس اس نئے سال کو بہتر بنانے کے لئے اور اپنے آپ کو مبارک باد کا مستحق ثابت کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس عزم کے ساتھ اس سال میں داخل ہوں کہ ہم نے اپنی ہر بات اور اپنے ہر کام کو پہلے سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کرنی ہے۔ اور ہمیں بتایا بھی یہی جاتا ہے کہ انسان کا آج گزرے ہوئے کل سے بہتر ہونا چاہئے۔ اور کل جو آنے والا ہے وہ آج سے بہتر ہونا چاہئے۔ لیکن ایسا ہو صرف اس صورت میں سکتا ہے کہ ہم ایک عزم مصمم کے ساتھ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ کہتے ہیں حرکت میں برکت ہے۔ حرکت میں برکت ہے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے پھر ہم برکت حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ عملی طور پر اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی۔ ادنیٰ سے ادنیٰ ہستی کو بھی اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس میں کسی قسم کی حرکت نہیں پائی جاتی۔ انسانی زندگی ایک ادنیٰ کیڑے سے ظہور میں آتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر اس کے متعلق بھی یہ اصول پیش کرتے ہیں کہ جب تک اس میں کوئی حرکت نہ ہو وہ انسانی پیدائش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ یہ کیڑا کتنا حقیر ہے یہ کیڑا کتنا چھوٹا ہے۔ وہ عام نظروں سے چھپا رہتا ہے۔ بلکہ تیز سے تیز نظر والا بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ کئی سو طاقت والی خوردبین سے ہی اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ بھی اگر حرکت نہ کرے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہ بے کار ہے۔ پس جب ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی اگر حرکت نہیں کرتی تو اسے بے کار سمجھا جاتا ہے تو پھر انسان کے اندر اگر زندگی کے لئے کشمکش نہیں پائی جاتی اور اگر اس جدوجہد کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ کیوں کر کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامیاب ہے۔ یا وہ کامیاب ہونے والا ہے"

اس ارشاد کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہماری بہتری اور بہتر زندگی کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم حرکت کرتے ہیں اور صحیح سمت میں حرکت کرتے ہیں اور ہماری حرکت کے صحیح اور بہتر نتائج نکلتے ہیں تو یہ بات برکت کا باعث ہے اور ہم واقعی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

پس اس نئے سال میں ہمیں عزم مصمم کے ساتھ صحیح سمت کی طرف حرکت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جتنی زیادہ ہم حرکت کریں گے اتنی ہی زیادہ ہماری زندگی بابرکت ہوتی چلی جائے گی اور ہم واقعی مبارک باد کے مستحق بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس نئے سال میں زندگی کی کشمکش کو صحیح راستے پر ڈالتے ہوئے زیادہ سے زیادہ حرکت کر سکیں۔

یوں تو ناانصافیاں برداشت ہو سکتی نہیں
امن کی خاطر مگر رہنا ہے پابندِ نظام
اپنی اپنی سُوجھ بُوجھ اور اپنا اپنا ذوق ہے
لوگ جو چاہیں کریں ہم تو کریں گے اپنا کام

O

دل جب تک اپنے ساتھ رہا دکھ درد کے نالے ساتھ رہے
گردوں میں ستارے اور بھی تھے اس چاند کے ہالے ساتھ رہے

دنیا میں بیاباں گردی سے یوں حال بدلتے دیکھا ہے
اس پاؤں کے کانٹے ساتھ ہیں اب جس پاؤں کے چھالے ساتھ رہے

ساحل تو چھُٹا تھا پہلے ہی کشتی بھی بھنور میں ڈوب گئی
دریائے محبّت میں لیکن طوفاں کے اُچھالے ساتھ رہے

کیا آگ تھی دل میں جانے خدا جو بڑھتی گئی اور کم نہ ہوئی
گو شام و سحر کے رونے میں برسات کے جھالے ساتھ رہے

مصلّح کو جہاں میں گرتے ہی اُمیدِ کرم نے تھام لیا
عصیاں کی اندھیری راتوں میں رحمت کے اُجالے ساتھ رہے

مصلح الدین احمد راجیکی

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

گذشتہ چند (خطبات سے کلام الٰہی) میں مذکور دعاؤں کا بیان چل رہا ہے اور میں جماعت کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ (-) جب ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ (ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے) تو وہ رستہ جو نیک لوگوں کا رستہ ہے' وہ رستہ جس پر لوگ چلے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اس رستے کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے' اس رستے کے خطرات سے بچنے کے لئے اور اس رستے پر چلتے ہوئے خدا کی رضا پانے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ وہ دعائیں زندگی بھر مانگتے رہیں جو دعائیں خدا کے وہ پاک بندے مانگا کرتے تھے جن کے متعلق (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ وہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ اللہ نے ان پر انعام فرمائے تھے تو جن کا رستہ مانگا ہے ان کی ادائیں بھی تو لینی پڑیں گی' ان کے طریق بھی تو اختیار کرنے پڑیں گے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم رستہ انعام والوں کا مانگیں اور ادائیں (جن پر تیرا غضب نازل ہوا) کی اختیار کرلیں۔ اس لئے سب سے اہم جو بات جو (-) انعام یافتہ لوگوں کی ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لحہ دعا کے سہارے گزرتا ہے۔ ہر مشکل کے وقت' ہر آسانی کے وقت' ہر خوشی اور ہر غم میں وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔

یہ سفر جو میں نے للہ اختیار کیا' اس سفر سے پہلے میں نے بھی وہ دعائیں کیں جو سفر کے موقعہ کے مناسب حال (کلام الٰہی) میں مذکور ہیں۔ آج میں آپ سے سرینام کے دارالخلافہ پیرا ماریبو (Paramaribo) میں مخاطب ہوں۔ اور بعض باتیں آپ کو دوبارہ سمجھانی پڑ رہی ہیں جو اس سے پہلے میں بیان کر چکا ہوں کیونکہ آپ ایک ایسی جماعت ہیں جن کو پوری طرح اردو نہیں آتی اگرچہ آہستہ سمجھا کر بات کروں تو اردو سمجھتے ہیں۔ بعض آپ میں سے اچھی بھی جانتے ہیں' بعض ذرا کمزور جانتے ہیں اس لئے میں یہ وضاحت کر رہا ہوں کہ یہ خطبہ جب باہر جائے گا اور دنیا کی اکثر جماعتوں میں پہنچتا ہے تو وہ متعجب ہوں گے کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میں کیوں بار بار وہ باتیں سمجھا رہا ہوں جو وہ سمجھ چکے ہیں تو ان کو علم ہونا چاہئے کہ میں اس وقت یہ خطبہ سرینام کے دارلخلافہ پیرا ماریبو (Paramaribo) سے دے رہا ہوں اور وہاں کی جماعت اس وقت میرے سامنے بیٹھی ہے۔ ان میں بچے بھی ہیں' بڑے بھی ہیں اور پردے کے پیچھے خواتین بھی ہیں اور ان کو ان کے فہم اور طاقت کے مطابق بات سمجھا کر آگے چلنا ہو گا تو پس منظر میں نے دوبارہ بتا دیا کہ ہم روزانہ ہر (عبادت) میں انعام یافتہ لوگوں کا رستہ (-) دعا میں مانگتے ہیں اور دن رات خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں انعام یافتہ لوگوں کا رستہ دکھا' ان کا رستہ دکھا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ ان کے رستے سے بچا جن لوگوں کے رستے پر تیرا غضب نازل ہوا تو پھر ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی ادائیں لازماً اختیار کرنی ہوں گی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو دعائیں وہ کیا کرتے تھے' ایسی دعائیں جو خدا نے قبول فرمالیں' ایسی دعائیں جو خدا تعالیٰ کو پیاری لگیں اور اتنی پیاری لگیں کہ اپنے سب سے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو وہ دعائیں الہاماً بتائیں اور وہ دعائیں بھی (کلام الٰہی) نے محفوظ کیں جو خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پہلی بار سکھائی گئیں اور اس سے پہلے دوسرے انبیاء کو بعض ایسی دعائیں تھیں جو نہیں سکھائی گئیں تو یہ (-) سارا خزانہ ہے۔ اس خزانہ سے (-) فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اب میں حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں (-) آپ عرض کرتے ہیں: (-)

کہ اے میرے رب! (-) مجھے تو توفیق عطا فرما۔ مجھے اس بات کی طاقت بخش۔ (-) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔

یہ سادہ سی دعا ہے۔ اس کا پہلا حصہ یہ ہے کہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہم تو ہر چھوٹی سی نعمت ہو یا بڑی نعمت ہو اس پر شکریہ کہہ کر سمجھتے ہیں کہ حق ادا ہو گیا تو پھر حضرت سلیمانؑ کو کیا ضرورت تھی کہ خدا سے شکریئے کا طریقہ بھی مانگیں اور توفیق بھی مانگیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ شکریہ ادا کرنا صرف زبان سے شکریہ ادا کرنا نہیں ہوا کرتا۔ کوئی شخص آپ پر اتنا بڑا احسان کرے۔ آپ کا کام کرنے کے لئے اتنی مشکل اٹھائے۔ کوئی شخص ڈوب رہا ہے اس کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالے اور دریا میں چھلانگ دے اور بڑی مشکل سے ہاتھ پاؤں مار کے خود ڈوبتے ابھرتے اس شخص کی جان بچالے اور وہ باہر آکر کہہ دے۔ شکریہ! تو کیا شکریہ ادا ہو جائے گا؟ یہ سوال ہے۔ اس لئے یہ دعا (-) سکھا رہی ہے کہ تم یہ بیوقوفی نہ کیا کرو کہ زبانی خدا کو کہہ دیا اچھا شکریہ۔ بہت آپ نے احسان فرمایا۔ بس کافی ہو گئی۔ شکریہ اگر ادا کرنا ہے تو خدا سے اس کی توفیق مانگو۔ توفیق اس چیز کی مانگی جاتی ہے جو مشکل ہو۔ جس کے لئے جان کو جوکھوں میں ڈالنا پڑتا ہو۔ پس انبیاء چونکہ شکریئے کا حق ادا کرنا چاہتے تھے' ہر چند کہ اللہ کے شکریہ کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور غالب والی بات ہی درست ہے کہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کہ ہم خدا کو زیادہ سے زیادہ جو چیز پیش کر سکتے ہیں اپنی جان دے سکتے ہیں ناں۔ اس سے بڑھ کر ہم کیا کر سکتے ہیں لیکن جان بھی خدا کو دے دیں تو وہ بھی تو اسی نے دی تھی۔ اسی کی عطاء کو اس کو واپس کریں گے' نئی چیز کیا اپنے پاس سے' گھر سے لائیں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ مصرعہ جو مجھے بہت پیارا لگتا ہے' بار بار میں اسے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ بہت ہی اعلیٰ پائے کا ایک شعری قلبی مضمون بیان ہوا ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ

سب کچھ تیری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

جو کچھ نعمتیں تو نے ہمیں بخشی ہیں ان میں سے کچھ بھی ایسی نہیں جو ہم نے خود بنائی ہوں' سب تیری عطا ہے۔ اگر تیرے حضور واپس کر دیں تو اس کے نتیجے میں ہم تو تجھے کچھ دینے والے نہیں بنیں گے۔ پس شکریہ ادا کرنا زبان سے اور بات ہے اور دل سے شکریہ ادا کرنا اور بات ہے۔ جب دل سے شکریہ ادا ہو تو انسان کے اندر طلب پیدا ہو جاتی ہے کہ میں شکریئے کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں۔ آپ دیکھیں کہ اللہ ہمیں جو توفیق بخشتا ہے ہم اس کے حضور چندے دیتے ہیں اور اس معاملے میں ساری دنیا میں سب سے نمایاں جماعت احمدیہ ہے۔ ساری دنیا کے پردے پر تلاش کر کے دیکھ لیجئے آپ کو احمدیہ جماعت سے بڑھ کر خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والی کوئی جماعت نہیں ملے گی۔ بڑے چھوٹے جوان' سارے توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ دیتے ہیں لیکن بعض لوگ جو کچھ زیادہ دینے کی توفیق پاتے ہیں ان کے دماغ میں بعض دفعہ یہ کیڑا پڑ جاتا ہے کہ اچھا جماعت تو ہم پر منحصر ہے۔ ہماری قربانیاں ہیں جن کے نتیجے میں جماعت چل رہی ہے اور بعض ایسے لوگوں کا انجام پھر برا ہوتا ہے' خدا انہیں باہر نکال پھینکتا ہے لیکن وہ لوگ جو عجز کے ساتھ قربانی کرتے ہیں جن کے دل میں شکریہ پیدا ہوتا ہے وہ جانتے ہیں کہ سب کچھ خدا کی عطاء ہے۔ ہم نے جو کچھ واپس کیا اس کا بہت تھوڑا واپس کیا جو اس نے ہمیں دیا تھا۔ اس لئے ہمارا احسان نہیں ہے۔ خدا کا یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں دیا اور یہ بھی احسان ہے کہ اس میں سے کچھ اس کے حضور پیش کیا۔ پس انبیاء اسی لئے شکریئے کا حق ادا کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں' وہ عارف باللہ ہوتے ہیں ان کو پتہ ہے کہ خدا کے احسان بہت زیادہ ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ خالی زبان سے (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) کہنا کافی نہیں ہے۔ بدن کو بھی شکریے کے ساتھ خدا کے حضور جھکنا ہو گا۔ جذبات کو بھی جھکنا ہو گا۔ خدا نے جو کچھ (-) عطا کیا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ (-) اس کا شکریہ ادا کرنا ہو گا۔ اب اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں' ہر نعمت کا شکریہ اس کے رنگ میں ادا ہوا کرتا ہے۔ ایک شخص کو اللہ نے علم عطا کیا ہے وہ اپنے علم سے پیسے کما بھی سکتا ہے اور پیسے لگا کر اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچا بھی سکتا ہے۔ علم تو وہی ہے جو خدا نے دیا ہے بعض لوگ اس کو صرف تجارت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بعض اس علم کو خدا کی خاطر اس کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں اور اس کے لئے وہ تکلیف بھی اٹھاتے ہیں اور خود اپنی جان پر ان کو خرچ کرنا پڑتا ہے تو ان دونوں چیزوں میں دیکھیں کتنا فرق ہے (-) پس جو (-) کچھ ہم ان کو عطا کرتے ہیں یا جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے یہ دعا کی تو آپ کی دعا کے پیچھے بہت بڑا مضمون تھا کیونکہ حضرت سلیمانؑ کو خدا نے بہت کچھ دیا تھا۔ اتنی حکمت دی تھی کہ دنیا کے پردے پر کبھی کسی انسان کو اس زمانے میں وہ حکمت نہ ملی اور ساری دنیا میں آپ کی حکمت کی باتیں اس وقت بھی شہرت پا گئیں اور آج تک حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم الشان فلسفی' حکیم' ایک دانشور' ایک دانا انسان کے طور پر دنیا جانتی ہے۔ پس حکمتوں کا شکریہ کیسے ادا کریں جب تک حکمتوں کے موتی نہ بکھیریں' جب تک ساری دنیا کو اپنی حکمتوں سے فائدہ پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ پھر بادشاہت وہ عطا کی جس کی کوئی مثال یہودی تاریخ میں نہیں ملتی' نہ پہلے نہ بعد میں' اس زمانے سے آج تک کبھی کسی کو ایسی شاندار دنیاوی بادشاہت نہیں ملی جیسی خدا کے اس پاک نبی کو دنیاوی بادشاہت ملی اور پھر روحانی بادشاہت بھی عطا ہو گئی۔ نبی بنائے گئے' اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے تو یہ ساری باتیں حضرت سلیمانؑ کے ذہن میں تھیں اگرچہ اس سے پہلے آپ کے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی نعمتیں ملی تھیں مگر جو شان و شوکت یہود کی سلطنت کو حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں عطا ہوئی ویسی اور کبھی کسی کو عطا نہیں ہوئی۔ اب اس کو دوبارہ پڑھیں تو پھر آپ کو سمجھ آئے گی کہ کیوں عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور گر گر منت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اے خدا تیری نعمتیں تو میری حد سے بڑھ گئی ہیں۔ کس طرف دیکھوں جہاں تیری نعمت نہیں۔ کس بات پر غور کروں جہاں مجھے تیرے احسان نہ دکھائی دیتے ہوں۔ پس تو ہی ہے جو مجھے اپنی اس چھوٹی سی زندگی میں اپنے شکریے کا حق ادا کرنے کی توفیق بخش سکتا ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 349 تا 354)

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ماخوذ از تالیفات محترم ملک صلاح الدین صاحب)

شیخ برکت علی صاحب

محترمہ اللہ رکھی صاحبہ (اہلیہ) و محترمہ فاطمہ صاحبہ (دختر)

محترم مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ (ولادت اندازاً 1893ء) مکرم شیخ برکت علی صاحب اپنے ماموں کے متعلق بتاتے ہیں کہ میری ہوش سے قبل کے وہ احمدی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پہلے خاص فضل سے شفایاب کیا۔ چنانچہ آپ کے بھائی شیخ زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہماری یہ عادت تھی کہ جب کوئی چارہ نہ رہتا اور کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تو ہم بیمار کو قادیان حضرت صاحب کے پاس لے آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہمارے بڑے بھائی برکت علی صاحب شدید بیمار ہو گئے اور جسم پنجر اور ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گیا تھا۔ بڑے بڑے زخم ہو گئے تھے۔ انہیں یہاں لے آئے۔ حضرت صاحب دو ماہ تک علاج کرتے رہے آخر ناامید ہو گئے۔ حضرت صاحب نے بھائی حامد علی صاحب کو فرمایا کہ تمہارے بھائی کا بچنا محال ہے۔ اسے واپس لے جاؤ مگر ڈولی میں لے جانا۔ آدمی بھیج دو تاکہ کہار آجائیں۔ ہماری والدہ صاحبہ بھی یہیں تھیں۔ کہار لانے کے لئے آدمی کو روانہ ہو گیا۔ ابھی غالباً موضع رجادہ ہی پہنچا ہو گا کہ آپ کو (اللہ نے خبر دی) کہ برکت علی صحت یاب ہو جائے گا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت بھائی حامد علی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ جس آدمی کو آپ نے بھیجا ہے واپس بلا لو۔ (اللہ کی طرف سے) بتایا گیا ہے کہ آپ کا بھائی اچھا ہو جائے گا۔ آدمی واپس آ گیا اور دوسرے دن بخار ٹوٹ گیا۔ مگر کمزوری بہت رہی۔ ایک مہینہ کے بعد طاقت آنے لگی۔ پھر ہم انہیں گاؤں لے گئے اور چھ ماہ بعد وہ بالکل صحت یاب ہو گئے۔

مولوی عبدالرحمان صاحب جٹ بیان کرتے ہیں کہ ماموں برکت علی صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں بطور خادم ملازم ہو گئے تھے۔ جب عبدالکریم صاحب حیدر آبادی کو سگ گزیدگی کی وجہ سے دورہ ہوا اور کسولی والوں نے اسے لاعلاج قرار دیا تو انہیں سید محمد علی شاہ صاحب کے اس مکان کے چوبارہ میں رکھا گیا تھا جس کے نچلے حصہ میں اخبار بدر کا مطبع تھا۔ اور ماموں صاحب موصوف کو تیمارداری اور خدمت کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ہم طلباء جا کر انہیں دیکھتے تو خوف کھاتے کہ مبادا وہ ہمیں کاٹ کھائیں۔ حضرت صاحب کے اپنے علاج سے ان پر غنودگی طاری ہو گئی۔ حضرت صاحب نے کوئی تیز مسہل بھی دیا تھا جس سے بستر پر ہی بول و براز خارج ہو جاتا تھا اور ماموں صاحب پوری طرح خدمت بجا لاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزانہ شفا عنایت کی تھی۔ جس وقت امامت اولیٰ کے اواخر میں بیرون قصبہ میں مدرسہ تعلیم الاسلام اور بورڈنگ کی تعمیر ہوئی تو یہ مدرسہ اور بورڈنگ وہاں منتقل ہو گئے تھے پھر ماموں صاحب کے ذمہ شہر کے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ کے لئے اردگرد کے علاقہ سے ایندھن خرید کر لانا سپرد ہوا۔ امامت ثانیہ میں بھی کچھ عرصہ آپ یہی کام کرتے رہے۔ اور پھر آپ ملازمت ترک کر کے گاؤں چلے گئے اور وہاں ایک معمولی دوکان کھول لی اور وہیں آپ کی اہلیہ محترمہ نے سات آٹھ سال پہلے وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

آپ کی رفیقہ حیات محترمہ اللہ رکھی صاحبہ حضرت حافظ حامد علی صاحب کی چھوٹی نسبتی ہمشیرہ تھیں اور موضع کرالیاں ضلع امرتسران کا وطن تھا۔ اور ان کے اپنے خاندان میں سے صرف یہ دو بہنیں ہی احمدیت میں داخل ہوئی تھیں اور دونوں رفقاء میں سے تھیں آپ کی دختر محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں والد صاحب قادیان میں ملازم تھے اس وقت آپ کو حضرت صاحب کی طرف سے اپنا ایک ملکیتی مکان احمد آباد عرف نواں پنڈ نزد کوٹھی دارالسلام ملا ہوا تھا۔ جہاں آپ مع اہل و عیال رہائش رکھتے تھے۔ حضرت اماں جان کئی بار وہاں ہمارے ہاں تشریف لاتیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان کو والدہ صاحبہ نے دودھ پلایا اور بعض دفعہ انڈے اور شکر پیش کرنے کی سعادت پائی۔ اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت والدہ محترمہ اور میں نے کی۔ ایک دفعہ میری آنکھیں دکھنے لگیں تو تایا حامد علی صاحب مجھے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ حضرت صاحب نے سرمہ زنگاری استعمال کرنے کا مشورہ دیا جس سے مجھے شفا ہو گئی۔"

آپ نے موضع تہہ غلام نبی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئیں۔

آپ کے فرزند ملک عبدالرحمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب موضع احمد آباد نزد کوٹھی دارالسلام میں عرصہ تک مقیم رہے۔ وہاں کے ساکنین آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ محنت مشقت کے عادی تھے۔ گاؤں میں مجھے تپ محرقہ ہوا۔ ان ایام میں ذرائع سفر مفقود تھے۔ آپ روزانہ بٹالہ پیدل جاتے۔ اور میرے لئے اکیس دن دوا لاتے رہے۔ چند دن کے وقفہ سے پھر اکیس روز بخار رہا اور پھر آپ پیدل جا کر بٹالہ سے ہر روز دوا لاتے۔ قادیان میں جب لنگر خانہ میں ملازم تھے تو بہت نیک نیتی سے کام کرتے رہے۔ ماحول قادیان سے ایندھن خرید کے لانا ان کے ذمہ تھا۔ آپ کے متعلق یہ شہرت تھی کہ گالی نہیں دیتے۔ کچھ عرصہ تایا حافظ حامد علی صاحب اور والد صاحب دونوں کے خاندان ایک ہی مکان میں مقیم رہے۔ اپنے گاؤں میں بھی آپ معزز شمار ہوتے تھے۔

گاؤں کے ایک بچہ نے آپ کے کھیت سے کماد توڑا۔ اس وقت ابھی وہ کچا تھا۔ اور اس کے چوسنے سے بخار ہونے کا اندیشہ تھا۔ آپ نے اسے منع کیا۔ تو اس نے اپنی والدہ کے پاس جھوٹی شکایت کی کہ مجھے شیخ صاحب نے پیٹا ہے۔ اور اس کی والدہ نے طبعاً برا منایا۔ اس کا علم ہوا تو آپ دوسرے روز شہر سے مٹھائی اور سری پائے لائے اور منانے کے لئے بچے کو مٹھائی کھلائی اور اس کی والدہ کو سری پائے بھجوائے آپ اس قسم کے صلح جو اور امن پسند بزرگ تھے۔

میاں بیوی دونوں بہت مہمان نواز تھے اور تیمارداری کرنے میں بہت ممتاز تھے۔ گاؤں میں جو بھی بیمار ہوتا وہ اس کی صحت یابی یا صورت آخر تک اس کی تیمارداری میں منہمک رہتے تھے۔ خاموش طبع تھے اور بالعموم جمعہ قادیان آ کر پڑھتے تھے۔

ملک جمیل الرحمان رفیق

مکرمہ طاہرہ محمودہ صاحبہ

11- نومبر 1995ء کا دن خاکسار کے لئے ایک عظیم صدمہ کی خبر کے ساتھ طلوع ہوا۔ اس دن میری نہایت قابل احترام ماموں زاد بہن طاہرہ محمودہ (اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب لون آف لندن) اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھاریں۔

موصوفہ خاکسار کے ماموں محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول کی بیٹی تھیں۔ حد درجہ ملنسار، مہمان نواز، ہنس مکھ اور دوسروں کے غموں اور خوشیوں میں شریک ہونے والی، خدا ترس، دیندار اور دینی کاموں میں شوق سے حصہ لینے والی تھیں۔

1962ء میں جب خاکسار پہلی مرتبہ ٹانگانیکا (اب تنزانیا) گیا، وہ پہلے سے کچھ سالوں سے اس ملک میں تھیں۔ ان کے شوہر مکرم سعید احمد صاحب لون ڈاک خانے میں ملازم تھے۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ دونوں میاں بیوی کے تعلقات افریقنوں سے نہایت درجہ خوشگوار تھے۔ موصوفہ افریقن خواتین سے اسقدر گھل مل گئی تھیں گویا انہیں میں سے ایک ہوں۔ افریقنوں سے میل ملاقات، ان کے گھروں میں جانا ان کے کھانے کھانا، اور انہیں اپنے ہاں مدعو کرنا ان کا دل پسند مشغلہ تھا۔ جب ایسٹ افریقہ سے لندن چلی گئیں تو لندن میں بھی افریقن غذا اگالی شوق سے کبھی کبھی پکایا کرتیں۔ میں کینیا میں تھا تو مجھ سے موہوگو (کساوا) خاص طور پر منگوایا۔ ایسٹ افریقہ سے جانے کے بعد افریقن خواتین انہیں بہت یاد کرتیں۔

1978ء میں جب کسر صلیب کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی تو اس موقع پر ہمارے ایک مخلص احمدی افریقن دوست مسٹر کنگو لیلو نے بھی کانفرنس میں شرکت کا پروگرام بنایا اور خاکسار سے کہا کہ وہ پرائیویٹ طور کانفرنس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں اور خواہش کی کہ میں ہفتہ عشرہ کے لئے کسی احمدی کے ہاں لندن میں ان کے قیام کا انتظام کردوں۔ مجھے فوراً اپنی بہن طاہرہ محمودہ کا خیال آیا۔ میں نے خط لکھ دیا۔ جواب آیا کہ ایک کیا دو تین چار افریقن احمدیوں کو بھجوائیں۔ ہم خوشی سے انہیں اپنے ساتھ رکھیں گے مسٹر کنگو لیلو کانفرنس سے لوٹے تو بہت خوش تھے۔ بار بار کہتے آپ کی بہن اور بہنوئی نے میرا بہت خیال رکھا۔

ان سے ملاقات ہمیشہ بہت خوشگوار اثر طبیعت پر چھوڑتی۔ گفتگو کرتیں تو مجلس کو کشت زعفران بنا دیتیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ بالکل شیر و شکر تھیں۔ سگی بہنوں جیسا سلوک تھا۔ ان دونوں کی باہمی الفت دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا۔ بڑی کھلی طبیعت کی مالک تھیں۔ تکلف نام کو نہ تھا۔ جب بھی آتیں بے تکلف کچن میں گھس جاتیں۔ ایک دفعہ آئیں تو خاکسار کی اہلیہ بیمار تھیں۔ ڈاکٹر نے Bed Rest کی ہدایت کی ہوئی تھی۔ یہ آتے ہی بغیر تکلف کے از خود گھر کے کام کاج میں لگ گئیں اور ہفتہ عشرہ بڑی خوبی سے گھر کو سنبھالے رکھا اور ہمارا یہ مشکل وقت بغیر پریشانی کے گزر گیا۔ لندن سے بھی ایک بار ہفتہ عشرہ کے لئے ہمارے ہاں کینیا آئیں۔ حضرت صاحب کے دورہ مشرقی افریقہ کے ایام میں بھی آ کر ہمارے ہاں رہیں۔ ان کا آنا ہمیشہ بہت خوشگوار ہوتا تھا۔

میری اولاد سے بھی موصوفہ کو بہت محبت تھی۔ جرمنی جاتیں تو ضرور ہماری بیٹیوں سے ملتیں۔ آخری بیماری میں جرمنی سے ان کی بھتیجی امۃ المنان جب لندن گئیں تو اسے دیکھ کر خوش ہوئیں۔ مگر ساتھ ہی غنودگی طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد جب ہوش میں آئیں تو پہلا جملہ جو بولا یہ تھا کہ "محمودہ و بشریٰ کا کیا حال ہے" محمودہ و بشریٰ خاکسار کی بیٹیاں ہیں جو جرمنی میں بیاہی ہوئی ہیں۔ عزیزی امۃ المنان نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ ہم حیران رہ گئے کہ اس حالت میں بھی انہیں محمودہ و بشریٰ کی فکر تھی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[شمس] النساء خان

میرا خاندان

خاکسارہ کے دادا جان مولوی محمد منشی خان صاحب معلّم اصلاح وارشاد۔ دیہاتی مربی پنجابی شاعر۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کئی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔

میرے والد عبداللطیف خان واقف زندگی دفتر وکالت دیوان آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے 24 سال تک دارالعلوم شرقی اور دارالعلوم وسطی کے صدر رہے۔ اس سے قبل خدام الاحمدیہ میں علوم بلاک کے بلاک لیڈر رہے۔ نائب قائد انصاراللہ دو سال تک رہے۔ جب آپ میرپور آزاد کشمیر میں تھے۔ اس وقت میرپور کے سیکرٹری مال رہے۔

میری بڑی بہن قمرالنساء اہلیہ فیاض احمد خان صاحب دو سال تک نائبہ جنرل سیکرٹری لجنہ ربوہ رہی۔ دوسری بہن نجم النساء نائبہ سیکرٹری تعلیم اور نائبہ سیکرٹری کیسٹ ایک سال تک رہی۔

میرے بڑے بھائی عبدالباسط خان طیب اپنے حلقہ کے منتظم اطفال رہے۔ میری بھابی ریحانہ خان اپنے حلقہ فیکٹری ایریا کی سیکرٹری ناصرات رہی میرے دوسرے بھائی انس مجیب خان حال کینیڈا۔ منتظم وقارعمل اور صحت جسمانی رہے۔

خاکسارہ (شمس النساء خان) چار سال سے اپنے حلقہ کی سیکرٹری تربیت ہے اور تقریباً تین سال تک نائبہ جنرل سیکرٹری لجنہ ربوہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ ایک سال نائبہ اصلاح و ارشاد کے طور پر کام کیا۔

مجھ سے چھوٹا بھائی ارشد خاور خان اپنے حلقہ میں منتظم وقار عمل اور منتظم خدمت خلق ہے۔

میرے چچا غلام مصطفیٰ خان صاحب دفتر تحریک جدید امانت میں ہیں آپ تقریباً سترہ سال سے اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال ہیں اس کے علاوہ آپ زعیم خدام الاحمدیہ علوم شرقی بھی رہے میری چچی بشریٰ مصطفیٰ تین سال تک معاون صدر لجنہ دارالعلوم شرقی۔ سیکرٹری ناصرات تین سال تک رہی اور تقریباً آٹھ سال سے سیکرٹری وقف جدید اور تحریک جدید ہے۔

میری چچا زاد بہن نازیہ مقدس۔ ایک سال اپنے حلقہ کی جنرل سیکرٹری رہی۔

میرے پھوپھا۔ محمد صدیق سلیم مولوی فاضل فرقان فورس میں رہے اپنے حلقہ بشیر آباد کے سیکرٹری مال رہے۔

میری پھوپھی خورشید بیگم اپنے حلقہ بشیر آباد کی سیکرٹری خدمت خلق ہیں۔

میرے پھوپھی زاد بھائی محمد ادریس خان 6 سال نائب قائد ضلع حیدر آباد رہے اور چھ سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد رہے آجکل سیکرٹری مال اور اصلاح وارشاد کی کمیٹی کے رکن ہیں۔

میرے دوسرے پھوپھی زاد بھائی وسیم احمد خان۔ ناظم خدمت خلق۔ ناظم تعلیم ناظم صحت جسمانی رہے آجکل ناظم اطفال صحت جسمانی۔ سیکرٹری ضیافت ضلع حیدر آباد اور عمومی ناظم اطفال ہیں۔

میری کزن انیس عزیز صاحبہ چار سال تک سیکرٹری ناصرات رہی۔

میری کزن طاہرہ شاہین صاحبہ تین سال تک سیکرٹری ناصرات رہی۔

میری کزن صاعقہ ثمینہ آجکل سیکرٹری ناصرات ہیں۔

میرے ابو کے کزن شریف خان صاحب تقریباً چھ سال ڈریانوالہ کے صدر رہے۔

میرے پڑنانا مکرم چوہدری محمد اسماعیل خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ وصدر جماعت احمدیہ بگول ضلع گورداسپور۔

آپ 1904ء سے لے کر 1940ء تک صدر جماعت احمدیہ بگول رہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے بیٹے عبدالسلام صاحب بگول کے صدر بنے۔ قیام پاکستان کے بعد 1949ء میں ڈوگری گھمناں کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور 1970ء تک صدر رہے اس کے بعد 1970ء تا 1991ء تا وفات امیر حلقہ ڈوگری گھمناں رہے۔ اب میرے بڑے ماموں چوہدری نسیم احمد صاحب امیر حلقہ ہیں آپ چار سال سے امیر ہیں۔

میرے ایک ماموں محمود احمد 68-69ء میں کراچی کے ایک حلقہ کے اصلاح وارشاد کے سیکرٹری رہے۔

میرے ماموں زاد بھائی رانا ظفر امارت ڈوگری گھمناں کے قائد رہے آجکل اصلاح وارشاد کمیٹی کے رکن ہیں۔

میرے ماموں زاد بھائی وسیم احمد خان ابن رانا نسیم احمد ناظم تربیت امارت ڈوگری گھمناں۔ نائب قائد۔ نائب ناظم اصلاح وارشاد ہے۔ آجکل انسپکٹر وقف جدید ہے۔

میرے ماموں زاد بھائی رانا عبدالمنان ابن رانا سلیم احمد۔ معتمد اور نائب ناظم تعلیم رہے۔

حافظ عبدالمنان ابن رانا سلیم احمد ناظم اطفال امارت ڈوگری گھمناں رہے اور اب ناظم تعلیم ہیں۔

میرے ایک اور کزن رانا قمر احمد لقمان ابن رانا منصور احمد نائب ناظم اطفال ہیں۔

میری خالہ زینت طاہرہ ڈوگری گھمناں کی سیکرٹری مال اور تعلیم رہی۔

میری والدہ مریم صدیقہ بھی کچھ دیر اپنے محلے میں گروپ لیڈر رہی۔ میری والدہ کے چچا چوہدری عبدالرشید ایک لمبے عرصے تک تاندلیانوالہ کے صدر رہے۔

ان کے بیٹے افتخار احمد خان ناظم امور طلباء لاہور اصلاح وارشاد کمیٹی کے رکن ہیں۔ ان کے ایک اور بھائی رانا سجاد احمد ناظم اصلاح وارشاد لاہور۔ ناظم تعلیم زعیم حلقہ اقبال ٹاؤن اور اس سے قبل اپنے حلقہ کے منتظم اطفال رہے۔

میری والدہ کے پھوپھا قاضی عبداللہ صاحب مربی سلسلہ لندن رفیق حضرت بانی سلسلہ اور حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے۔

میری امی کے ماموں زاد بھائی رانا طیب احمد چک 25گ۔ب کے قائد خدام الاحمدیہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو نیک اور خادم دین بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری تاریخ

دی ٹروتھ کے 7۔ اگست 1959ء کے شمارہ کے پہلے صفحہ پر شہ سرخی کے ساتھ یہ خبر درج ہے:۔ ہالینڈ کے احمدیہ مشن میں الحاج آڈگ بیزو کی آمد۔

الحاج ڈی۔ ایس۔ آڈگ بیزو جو نائیجیریا کے وفاق کے مغربی علاقے میں وزیر مملکت ہیں کو احمدیہ مشن ہالینڈ نے زبردست استقبالیہ دیا۔ وہاں ہالینڈ کی جماعت کے امام مسٹر قدرت اللہ حافظ نے ایڈریس پڑھا جس میں حالیہ کارگزاری کا ذکر تھا۔ اور وزیر موصوف کو بعض کتابیں بھی تحفتہً دی گئیں۔

الحاجی آڈگ بیزو نے اپنے جوابی ایڈریس میں کہا کہ وہ مغرب میں دین حق کو پھیلتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہیں۔ یہ مغرب عیسائیت کا دل ہے انہوں نے کہا کہ ایک وقت میں میں خود عیسائیت میں داخل ہونے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں اس حادثے سے بچ گیا۔ جب وزیر صاحب مشن ہاؤس میں پہنچے تو چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب جو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے نائب صدر ہیں نے ان کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ پاکستانی حکومت کے کونسل اور یونائیڈ عرب ریپبلک کے سفارت خانے کے سیکرٹری اور احمدیہ جماعت کے افراد بھی شامل تھے۔ احمدیہ جماعت کے وفد کی سربراہی مسٹر قدرت اللہ حافظ نے کی۔ الحاج آڈگ بیزو کی تقریر کو بڑے ذوق وشوق سے سنا گیا۔ اور یوں لگتا تھا کہ ان کے جذبات سے متاثر ہو کر حاضرین کے چہرے دمک اٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ویسے تو مجھے بہت سی تقاریب میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے اور میری زندگی میں بہت سے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ لیکن جو استقبالیہ آج مجھے دیا گیا ہے یہ میری زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے نہایت بابرکت ہے۔ آپ نے احمدیہ جماعت کی کارگذاری کی تعریف کی۔ انہوں نے کتابیں وصول کرتے ہوئے کہا کہ میرے اس دورے کا یہ بہترین انجام ہے۔ (وزیر مملکت موصوف نے محترم کیو۔ یو۔ حافظ کو نائیجیریا کو آزادی ملنے کی تقاریب میں شمولیت کی دعوت دی چنانچہ مسٹر حافظ ایک یورپیئن خاتون ناصرہ زمرمین کے ساتھ 1960ء کے آخری ہفتہ میں لیگوس نائیجیریا پہنچے اور سٹیٹ گیسٹ کے طور پر آپ نے آزادی کی تقریبات میں حصہ لیا۔ اس بات کا ذکر اور اس موقعہ کی ایک تصویر کاغذی ہے پیرہن میں شائع کی جاچکی ہے۔)

دسمبر ۱۹۶۱ء میں احمدیہ جماعت نائیجیریا کی ایڈوائزری کونسل نے فیصلہ کیا کہ لیگوس میں ایک فری احمدیہ ڈسپنسری کا اجرا کیا جائے۔ احباب جماعت کو بتایا گیا کہ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر ایم۔ وائی۔ شاہ جو ایک پاکستانی ڈاکٹر ہیں نائیجیریا پہنچ چکے ہیں اور ڈسپنسری اگلے سال جنوری کے وسط میں اپنا کام شروع کردے گی یہ بھی بتایا گیا کہ ایک اور پاکستانی ڈاکٹر بھی عنقریب اس ڈسپنسری کے لئے نائیجیریا پہنچ جائیں گے۔

یہ خبر جو ۵۔ جنوری ۱۹۶۲ء کے ٹروتھ میں شائع ہوئی اس میں یہ بھی درج ہے کہ ایڈوائزری کونسل نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ دو نوجوانوں کو پاکستان مزید تعلیم کے لئے بھیجا جائے گا۔ ایک کو گریجوایشن کروائی جائے گی اور دوسرے کو جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم دلوائی جائے گی۔ ایڈوائزری کونسل میں نائیجیریا بھر سے تمیں احمدی مشنوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ چیف احمدیہ مشنری نے سال رواں کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور آئندہ سال کے لئے جس پروگرام پر عمل کرنے کا ارادہ ہے وہ بھی پیش کیا۔ تمام مشنوں کے نمائندوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ان کا ہر فرد کم از کم ایک شخص کو روحانی طور پر بچانے کی کوشش کرے گا اور دین حق میں اس کی شمولیت کو یقینی بنائے گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ سال ۱۹۶۲ء کو دین حق کی مہم چلانے کا سال بنایا جائے۔

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے اس واسطے (عبادات) میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام گناہوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30346 میں محمد داؤد ولد محمد یار صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھٹھی بخش شاہ مجوکہ ضلع خوشاب حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی چار لاکھ کا 1/2 میرا حصہ مالیتی دو لاکھ روپے اور زرعی زمین 24 کنال واقع ٹھٹھی بخش شاہ مجوکہ ضلع خوشاب مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد داؤد 3/2 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالستار خان مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675۔

مسل نمبر 30347 میں رقیہ احمد زوجہ عبدالاحد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی چھ تولہ مالیتی تقریباً ستائیس ہزار روپے اور حق مہر پچاس ہزار روپے کل جائیداد ستتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رقیہ احمد 10/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالرؤف والد موصیہ گواہ شد نمبر2 بشارت احمد صدیقی کارکن دفتر الوصیت ربوہ۔

مسل نمبر 30348 میں حکیم نصیر احمد طاہر ولد حکیم محمد امین صاحب قوم سندھو پیشہ حکمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر دواخانہ بدوملہی نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان واقع مین بازار بدوملہی جو کہ اپنے بھائی بشیر احمد بابر کے ساتھ مشترکہ ہے مالیتی دو لاکھ روپے (2) رہائشی مکان والد صاحب محترم کے نام ہے تقسیم ہونے پر قیمت درج کی جائے گی (3) پرائز بانڈ آٹھ ہزار یکصد پچاس روپے (4) سرمایہ دوکان حکمت پچاس ہزار روپے کل جائیداد دو لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ 3600۔ روپے ماہوار بصورت حکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حکیم نصیر احمد طاہر طاہر دواخانہ مین بازار بدوملہی P.O خاص تحصیل و ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر 9913 گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد صراف وصیت نمبر 16650۔

مسل نمبر 30349 میں نجمہ نصیر طاہرہ زوجہ حکیم نصیر احمد طاہر قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مین بازار بدوملہی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ دس ہزار روپے (2) طلائی زیورات وزنی 22 گرام مالیتی انچاس ہزار چار سو روپے (3) پرائز بانڈ مالیتی چار ہزار روپے اور بینک میں نقد چار ہزار روپے کل جائیداد ستاسٹھ ہزار چار سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نجمہ نصیر طاہرہ C/O طاہر دواخانہ مین بازار بدوملہی تحصیل و ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رفیع الدین بٹ وصیت نمبر 9913 گواہ شد نمبر2 رانا نصیر احمد وصیت نمبر 16650۔

مسل نمبر 30350 میں مسرت احمد ولد احمد دین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نور الحق کالونی بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پانچ پانچ مرلہ کے دو مکانات مالیتی چار لاکھ روپے اور سوزوکی کار ماڈل 1989ء مالیتی 67000۔ روپے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسرت احمد نور الحق کالونی پوسٹ بکس نمبر 57 بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد شفیق قیصر صدر مجلس موصیاں بہاولپور گواہ شد نمبر2 شبیر حسین بھٹی 188 ماڈل ٹاؤن بہاولپور۔

مسل نمبر 30351 میں نصیر احمد ولد رحیم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ سروس عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ڈھولن آباد میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد کیش و بینک میں اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ بارہ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد مکان سٹی سروے نمبر 15-214 نزد ڈاکٹر مختار کلینک میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 میاں رفیق احمد مکان نمبر 6 بلاک نمبر 90 سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر2 چوہدری خلیل احمد مکان نمبر 7/90 سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص سندھ۔

مسل نمبر 30352 میں نصرت بیگم زوجہ نصیر احمد آرائیں قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھولن آباد میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے (2) طلائی زیورات وزنی 92 گرام مالیتی اڑتیس ہزار روپے (3) کیش و بینک میں جمع شدہ رقم سولہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت بیگم مکان نمبر 15-214 C.S محلہ ڈھولن آباد نزد ڈاکٹر مختار کلینک میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد آرائیں مسل نمبر 30351 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری خلیل احمد 7/90 سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص۔

مسل نمبر 30353 میں محمد اکرم سندھو ولد محمد اشرف سندھو قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانوالی سندھواں ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اکرم سندھو جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد اشرف وصیت نمبر 25998 جرمنی گواہ شد نمبر2 ناصر رشید فاروقی وصیت نمبر 27097 جرمنی۔

مسل نمبر 30354 میں بشریٰ ہما زوجہ محمد اکرم سندھو قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانوالی سندھواں سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 800-118 گرام مالیتی 47500 روپے (2) زیورات نقرئی طلائی وزنی 30 گرام قیمت نامعلوم (3) حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ ہما جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد اشرف وصیت نمبر 25998 جرمنی گواہ شد نمبر2 ناصر رشید فاروقی وصیت نمبر 27097 جرمنی۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کارکن الفضل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔اللہ تعالیٰ شفاعطافرمائے۔

○ محترمہ بیگم عبدالرحیم رند صاحبہ ساکن بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان گزشتہ دوماہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم صوبیدار (ر) محمد اشرف صاحب کی بیٹی مکرمہ طیبہ شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد اعوان دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 23۔ دسمبر1995ء سے نمونیہ اور مختلف عوارض کی وجہ سے بہت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی جلد صحت یابی کے لئے دعاکی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ اوکاڑہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7۔دسمبر95ء کو بیٹاعطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

○ مکرم منور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ (کارکن الفضل) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19۔ دسمبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خیر النسا بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میاں خیر محمد صاحب مورخہ 18۔دسمبر1995ء کو بوقت شام ساڑھے پانچ بجے دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئیں۔ موصوفہ کی عمر72 سال تھی۔ آپ مکرم منشی غلام رسول صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی عزیز آباد کراچی لمباعرصہ بیمار رہنے کے بعد فیصل آباد ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطاکرے اور موصوفہ کے درجات بلند کرے۔

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔

"وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔"

ربوہ میں نائٹ پوسٹ آفس کا افتتاح

○ ربوہ 26دسمبر۔ اہل ربوہ کے دیرینہ مطالبہ پر ربوہ پوسٹ آفس میں پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے حکم سے آج سے نائٹ پوسٹ آفس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جس کا افتتاح جناب عبدالرزاق صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات جھنگ نے کیا۔ اس کے اوقات دوپہر دو بجے سے رات آٹھ بجے تک ہوں گے۔احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

موصیان کرام اور تعلیم کلام الٰہی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

چونکہ وصیت کا یا نظام وصیت کا یا موصی صاحبان کا کلام الٰہی کی تعلیم' اس کے سیکھنے اور اس کے سکھانے سے ایک گہرا تعلق ہے اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم کلام الٰہی اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کردیئے جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

ہر فرد جماعت کو تحریک جدید میں شامل کیا جائے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کا ارشاد ہے۔

آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے وہ تحریک جدید کا ایک حصہ بن چکا ہے اس نے بیعت کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما چکے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ 31۔ دسمبر95ء سے پہلے پہلے جملہ افراد جماعت پر مشتمل وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات وصدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے وقف جدید کے بارے میں فرمایا۔ "رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمت کمانے کا سامان کر دیا ہے۔"

بقیہ صفحہ ۱

تازہ خبروں سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

آپ سب احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید دعاکی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد مکمل طور پر شفادے اس قادر و توانا ہستی کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں خدا سب کچھ کر سکتا ہے شفا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ طور پر شفادے آمین۔ ثم آمین۔

بقیہ صفحہ ۱

ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان کے زائرین پر وطن کی وفاداری لازم ہے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے وطن کی محبت کا ایمان جاتا رہے۔ اس ایمان کو نقصان نہ پہنچنے دیں۔

حضرت صاحب نے قادیان اور بھارت کے احمدیوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اشارۃً بھی کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ہندوستان کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ جو جس قوم کا نمک کھاتا ہے اس کا حق ادا کرے۔ اپنے اپنے وطن کی وفاداری لازماً اختیار کریں۔ اللہ کی محبت کے بعد وطن کی وفاداری کا فریضہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ وہ دین دین ہی نہیں جس میں عام انسانوں کی ہمدردی نہ ہو۔ اخلاق ربّانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت سے پیش آئیں۔

حضرت صاحب نے ہندو مذہب کی مقدس کتاب بھگوت گیتا اور سکھ مذہب کے بانی حضرت گورو بابا نانک کی تعلیمات سے انسانیت کی سر بلندی کی باتیں بیان فرمائیں اور احمدیوں ہندوؤں اور سکھوں سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ امن عالم اور انسانیت کی قدروں کی سر بلندی کے لئے کام کریں۔

حضرت صاحب نے انذار فرمایا کہ اگر دنیا نے نیکی کی طرف رُخ نہ کیا تو ایک عالمگیر تباہی سر پر منڈلا رہی ہے۔ ایٹمی جنگ کا خطرہ بھی لاحق ہے اور کلام الٰہی میں اس تباہی کا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرت صاحب نے احمدیوں کو تلقین فرمائی کہ دنیا کو بچانے کے لئے مہم شروع کرنے کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں۔

بقیہ صفحہ 5

موصوفہ اپنے بچوں کو ہمیشہ جماعتی کاموں کی ترغیب دلاتیں۔ خود بھی جماعتی کاموں میں شوق سے شامل ہوتیں۔ خواتین اور بچوں کو کلام الٰہی پڑھانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ پندرہ سولہ برس ایسٹ لندن کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ ان کے فرزند عزیزم مسعود احمد لون صاحب ایسٹ لندن کے ریجنل قائد ہیں۔ جبکہ آپ کے شوہر مکرم سعید احمد لون صاحب وانتھم فارسٹ لندن کے صدر ہیں۔ امامت کے ساتھ دلی وابستگی تھی۔ موصوفہ کا جنازہ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت 14نومبر کو بیت الفضل لندن میں پڑھایا۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں لہٰذا ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 17نومبر کو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا خاکسار نے قبر تیار ہونے پر اجتماعی دعا کرائی۔ موصوفہ نے اپنی یادگار ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غفران کی چادر میں ڈھانپے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر داخلہ جنرل (ر) نصیراللہ خان بابر نے سینٹ میں کہا ہے کہ الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کا قتل حکومت نے نہیں کسی ایجنسی نے کرایا ہو گا۔ پشاور کے شہریوں کو افغان کاز کے لئے قربانیوں کا صلہ مل رہا ہے۔ دہشت گردی صرف حکومت کا مسئلہ نہیں ہے اپوزیشن تعاون کرے۔ اس پر پروفیسر خورشید (جماعت اسلامی) نے کہا کہ یہ قتل کس ایجنسی نے کیا ہے وضاحت کریں۔ اس پر وزیر داخلہ نے کہا کہ میں نے ایجنٹ کہا تھا۔ ایم کیو ایم کے نوٹس پر وزیر داخلہ نے کہا کہ ایم کیو ایم ہتھیار پھینک کر سیاسی سرگرمیاں شروع کرے۔ حکومت تحفظ دے گی اور کسی ناخوشگوار واقعے کا میں خود ذمہ دار ہوں گا۔ سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے ذمہ دار وزیر داخلہ ہیں۔ جنرل بابر نے بتایا کہ پشاور دھماکہ میں استعمال ہونے والی کار کے دو خریدار ڈھونڈے جا رہے ہیں۔ ایف بی آئی (امریکی ایجنسی) تحقیقات نہیں صرف مواد کی شناخت کر رہی ہے۔

○ نامزد چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ آرمی چیف نامزد ہونے کے بعد وزیر اعظم سے یہ ان کی پہلی ملاقات ہے۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ وہ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں احسن طریق سے ادا کر کے قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن سے الیکشن کے سوا ہر مسئلے پر بات ہو سکتی ہے۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے قوم کو تیار کریں گے۔ ملک میں ہمارا سیکیورٹی سسٹم مفلوج نہیں ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر نہیں اٹھایا جائے گا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی قرارداد پیش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی کے ایجنڈے پر نہیں ہے۔ وہاں اس بارے میں قرارداد لائی جائے اور رائے شماری کرائی جائے تو اس کی حیثیت سفارش کی سی ہو گی۔ اور بھارت کو سلامتی کونسل کی قرارداد سے بھاگنے کا موقع مل جائے گا۔ ہم کمزور قرارداد نہیں چاہتے۔ اس سے کشمیر یا پاکستان کی کوئی خدمت نہیں ہو گی۔ پاکستان کے نمائندے جنرل اسمبلی کے فلور پر وقتاً فوقتاً اس مسئلہ کو اٹھاتے رہیں گے۔ وزیر خارجہ نے یہ باتیں سینٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہیں۔ جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید نے کہا کہ جنرل اسمبلی کو غیر موثر ادارہ سمجھنا درست نہیں۔ اسرائیل کا قیام اسی کی قرارداد کے ذریعے عمل میں آیا۔ اپوزیشن کے قائد راجہ ظفر الحق نے کہا کہ جنرل اسمبلی میں یہ مسئلہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

○ جہلم کے مصروف ترین علاقے میں ناز سینما میں بم کا دھماکہ ہونے سے دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ سینما پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر کی ملکیت ہے۔

○ لاہور میں گورنر ہاؤس میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں پنجاب میں امن وامان کے لئے ماسٹر پلان کی منظوری دی گئی۔ امن وامان بگاڑنے کے ذمہ دار کسی شخص سے رعایت نہیں ہو گی چاہے اس کا تعلق کسی جماعت سے ہو۔ اجلاس میں گورنر وزیر اعلیٰ سینئر وزیر چیف سیکرٹری ہوم سیکرٹری اور آئی جی پولیس نے شرکت کی۔ ممکنہ بم دھماکوں اور تخریبی کارروائیوں سے بچاؤ کے اقدامات پر غور کیا گیا۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم اور مینجر انتخاب عالم کو ورلڈ کپ تک کپتان اور مینجر بنا دیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ سیاسی واقتصادی بحران صرف نواز شریف کے پیکیج سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ انسانی حقوق کی پامالی کا مقصد جمہوری نظام کو خاندانی آمریت میں تبدیل کرنا ہے۔ حکومت مستعفی ہو جائے۔ اجلاس میں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان اور ٹکٹ ہولڈر شریک ہوئے۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ شہباز شریف سیاسی قیدی نہیں ہیں۔ ان کے استحقاق کا سوال پنجاب اسمبلی میں اٹھایا جانا چاہئے جس کے وہ رکن ہیں۔ وزیر مملکت برائے قانون مسٹر رضا ربانی نے کہا کہ اڈیالہ جیل میں اسیر پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف کو جیل مینوئل کے تحت سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ جیل مینوئل کسی منتخب رکن پارلیمنٹ کو کسی قیدی سے ملاقات کا استحقاق فراہم نہیں کرتا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ مجوزہ فوجی انقلاب 'اسلامی تعلیمات اور انقلاب کو مسخ کرنے کی سازش تھی۔ اس توہین آمیز حرکت کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ دراصل حقیقی اسلامی انقلاب سے خوفزدہ مغربی طاقتیں عوام کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حکمران لوٹ مار سے سب کو نالاں کر چکے ہیں۔ ان حالات میں تعاون کیسے ہو سکتا ہے۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن منفی تجاویز سے کراچی میں عدم استحکام پیدا کرنا چاہتی ہے۔ کراچی کے مسئلے پر کانفرنس میں پیپلز پارٹی کو دعوت نہ دینا قابل افسوس ہے اب کراچی کے حالات امن کی طرف گامزن ہیں۔

○ لاہور میں مزدوروں نے مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ گلے میں روٹیاں اور بل ڈال کر ماتم کیا گیا۔ محنت کشوں نے حکمرانوں کی بے حسی کے خلاف جھولیاں اٹھا کر بددعائیں دیں۔ مہنگائی اور نج کاری کے پتلے پر چھتروں کی بارش کر دی۔ اور زبردست نعرے بازی کی۔ مظاہرین سے پی ڈبلیو ڈی ورکز یونین کے رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری اداروں کی نج کاری سیکیورٹی رسک ہے حکومت ہوش کے ناخن لے اور مزدور دشمن پالیسی ختم کر دے۔

○ بدھ کے روز سینٹ میں وزیر مملکت رضا ربانی اور حافظ حسین احمد کے درمیان دلچسپ نوک جھونک ہوئی۔ مسٹر رضا ربانی نے تلاشی پر احتجاج کرنے والوں کو کہا میری گاڑی کی بھی تلاشی لی جاتی ہے۔ حافظ حسین احمد نے جواب دیا۔ آپ تو ہیں ہی دہشت گرد۔

○ سابق ایم پی اے ارشد میتلا کو اغوا برائے تاوان کے مقدمہ میں گرفتار کر کے ڈیوٹی مجسٹریٹ سے ان کا سات روزہ ریمانڈ حاصل کیا گیا جس کے بعد انہیں حوالات میں بند کر دیا گیا۔ کسی شخص کو ان سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ عدالتی حکم کے باوجود پیش نہ ہونے پر ان کے بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے تھے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ نواب اکبر بگٹی کے خلاف کسی گرینڈ آپریشن کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ ڈیرہ بگٹی اور سوئی میں حالات معمول کے مطابق ہیں۔ پناہ گزینوں کی امداد وعدے کے مطابق بھجوا دی گئی ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ پی ڈی ایف کے اجلاس میں اتحادیوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے مگر مجھے کبھی نہیں دی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بلوچستان میں دوسرے صوبوں کی نسبت امن و امان ہے۔ چھوٹے موٹے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے کسی علاقے میں زبردستی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ مالک مزارعے سے اپنا حق لیتا ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ میں حکومت سے تعاون کرتا رہتا ہوں۔ اور حکومت میں شامل ہونے کی پیشکش برقرار ہے۔

○ سوئی گیس فیلڈ کے چار ملازمین کو گن پوائنٹ پر تاوان کی وصولی کے لئے اغوا کر لیا گیا۔ ملازمین پر ڈیوٹی پر جا رہے تھے کہ تاک میں بیٹھے ملزمان زبردستی اغوا کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ پولیس کو زیر حراست شخص پر تشدد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آئندہ ایسی شکایات پر سختی سے کارروائی ہو گی۔

○ جمیعت علمائے اسلام (ف) کے نائب امیر سینٹر حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کی طرف سے 30۔ دسمبر کو ملک گیر ہڑتال کے فیصلے کی حمایت کرتے ہیں۔

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21 - ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

ہائی کوالٹی ڈش
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274
گارنٹی شدہ

مرض اٹھراء کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھراء
نرخنامہ
20 گرام فی شیشی 30/-
60 " " 90/-
100 " " 150/-
اکسیر اولاد نرینہ
کورس 250/-
سٹاکسٹس کو معقول کمیشن
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
04524-212434